تعزیتی پیغامات و بیانات

جناب محمد رفیق تارڑ (صدر مملکت، پاکستان)

سید عطاء المحسن بخاریؒ نے ایک عالم دین، مبلغ، خطیب اور سکالر کی حیثیت سے گراں بہا خدمات سر انجام دیں۔ عمر بھر زبان و قلم اور کردار و عمل کے ذریعہ سے دین حق کی سر بلندی اور اسلامی تعلیمات کے لیے جدوجہد کرتے رہے۔ بلاشبہ انہوں نے اپنے عظیم والد کی روایت کو زندہ رکھا اور ساری زندگی اعلیٰ دینی مقاصد کے لیے وقف کیے رکھی۔ ان کے انتقال سے جو خلاپیدا ہوا ہے، اسے پر ہونے میں وقت لگے گا۔

قرآن و سنت کی ارفع تعلیمات کے فروغ کے لیے ان کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

قاضی حسین احمد

مولانا سید عطاء المحسن بخاری امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی نشانی تھے انہوں نے اپنے عظیم والد کی روایات کو قائم رکھنے، تحفظ ختم نبوت اور نفاذِ اسلام کے لئے گراں قدر جدوجہد کی۔ اس سلسلے میں ان کی خدمات تادیر یاد رکھی جائیں گی۔

نوابزادہ نصر اللہ خان (سربراہ جی ڈی اے)

ملک ایک ممتاز خطیب اور عالم سے محروم ہو گیا ہے۔ مرحوم کے خاندان کا گزشتہ ۵۰ برسوں کے دوران تحفظ ختم نبوت اور اسلامی نظام کے نفاذ کی جدوجہد میں ناقابل فراموش کردار رہا ہے۔

مولانا فضل الرحمان (امیر جمعیت علماء اسلام پاکستان)

ان کی دینی، قومی اور تحریکی خدمات بالخصوص عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور مرزائیت کے استیصال کے لئے جرأت مندانہ اور شاندار کردار زبردست خراجِ تحسین پیش کرنے کے قابل ہے۔

مولانا محمد نافع (محمدی شریف، جھنگ)

مرحوم اپنے خاندان کے نہایت لائق فائق فرد تھے۔ حضرت بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور یادگار کم ہو گئی۔

مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی (لندن)

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کی ایک دوسری یادگار بھی آسودۂ خاک ہوئی۔ یعنی سید عطاء المحسن صاحب کی بیماری انہیں لیجا کر ہی مانی۔ ادھر نقیب ختم نبوت میں ان کے جو مضامین آ رہے تھے، ان سے تو نہیں لگتا تھا کہ ان کی بیماری نے ان کو اپنے وقت کے کچھ ایسا قریب پہنچا دیا۔

مولانا مجاہد الحسینی (مدیر ''صوت الاسلام'' فیصل آباد)

حضرت امیر شریعت کے جانشینِ ثانی نے نوعمری میں ہی بہت سلیقے قرینے اور ماہرانہ قیادت کے

ساتھ مجلس احرار اسلام کے نام، کام اور مشن کو نہایت صبر آزما اور ناگفتنی حالات میں زندہ رکھا اور اسے مقبول عام بنانے کی سعی کی۔ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لیے ان کی عظیم الشان خدمات تاریخ ملت کے صفحات میں سنہری عنوان کے ساتھ ہمیشہ درخشاں رہیں گی۔ ان کی اصابت فکر و نظر اور استقامت علی الحق، اس دور پُر فتن میں عطیۂ خداوندی تھی۔ ان کے تحریری اسلوب میں مولانا ابوالکلام آزاد اور چودھری افضل حق کے انداز کی جھلک نمایاں تھی۔

محمد اکرم راہی (گلاسگو)

انتقال کی خبر سن کر، شاہ جی کے ساتھ گزرے لمحے یاد آنے لگے۔ جب وہ برطانیہ تشریف لانے تو قادیانی ٹولہ پریشان ہو گیا۔ شاہ جی نے برطانیہ کے طول و عرض میں مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت بیان فرمائی اور حضرت امیر شریعت کی یاد تازہ کر دی۔

مولانا زاہد الراشدی (سیکرٹری جنرل پاکستان شریعت کونسل)

وہ اپنے عظیم والد کی روایات کے امین اور جرأت و استقلال کا پیکر تھے انہوں نے جس حوصلہ کے ساتھ "احرار" کی شیرازہ بندی کے لیے محنت کی اور جس بلند آہنگی سے اپنے اسلاف کے مشن کی آواز لگائی وہ یقیناً احرار کی تاریخ میں نمایاں مقام کی حامل ہے۔ انہوں نے تحریر و تقریر کے ذریعے باطل قوتوں اور اسلام دشمن لابیوں کو تسلسل کے ساتھ للکارا۔ ان کی وفات کا صدمہ بھی تھا مگر اس سے زیادہ صدمہ اس بات کا ہے کہ اس وضع اور ڈھب کے لوگ اب ناپید ہوتے جا رہے ہیں اور مصلحت پر فرض کو ترجیح دینے والوں کی تعداد بتدریج کم ہوتی جا رہی ہے۔

مولانا محمد اسحٰق بھٹی: (ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور)

شاہ صاحب نہایت خوش مزاج اور مخلص ترین دوست تھے۔ اپنے والد عالی مرتبت کا صحیح نمونہ! اب اس قسم کے لوگ کہاں ملیں گے۔ یہ دنیا تیزی کے ساتھ اچھے لوگوں سے خالی ہو رہی ہے اور ان کی جگہ جو نسل آ رہی ہے وہ مسلمان معاشرے کو معلوم نہیں کس گڑھے میں گرنے کا باعث بنے گی۔ شاہ صاحب، ہم سب کی متاع تھے۔

حافظ احمد شاکر: (مدیر ہفت روزہ "الاعتصام" لاہور)

قحط الرجال کے اس دور میں ان کی کمی بہت زیادہ محسوس ہو رہی ہے۔ کوئی شک نہیں کہ وہ ہم خوردوں کے لیے سراپا شفقت اور شجر سایہ دار تھے۔

محمد اسلم چنیوٹی (ہفت روزہ الاعتصام لاہور)

سید مرحوم بہت ہی پیاری شخصیت تھے۔ تحریک تحفظ ختم نبوت کے عظیم سپاہی اور جاں نثار تھے۔ ان کے جانے سے ایک علمی، ادبی روحانی محفل سونی ہو گئی ہے۔

قاضی محمد ارشد الحسینی (جامعہ مدنیہ اٹک شہر)

حضرت شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ کا وجود مسعود اس پُرفتن دور میں تمام امت کے لیے بالعموم اور علماء حق کے لیے بینارۂ نور تھا۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی (سیکرٹری جنرل انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ)

مولانا سید عطاء المحسن بخاری اپنے والد حضرت امیر شریعت کی بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ قرآن کریم کی تلاوت تو خاص کر ان کی مسحور کن تھی۔ جمہوریت کے خلاف ان کی تقریریں اور تحریریں یادرہیں گی۔ کلمہ حق ان کا طرۂ امتیاز تھا۔ ان کے انتقال سے شدید صدمہ پہنچا ہے۔ ایک ایسا خلا پیدا ہوا ہے جس کا پُر ہونا مشکل ہے۔

مولانا محمد عبداللہ: (امیر جمعیت علماء اسلام پنجاب)

مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے بہت صلاحیتوں اور خوبیوں سے نوازا تھا۔ ساری عمر دین کی خدمت کرتے رہے۔ اپنے لئے انہوں نے جو راستہ دین کی خدمت کا منتخب کیا دم واپسیں تک اسی پر قائم رہے۔ حالات اور ان کی مشکلات سے ان کا حوصلہ پست نہیں ہوا۔ بیماری کی شدت میں بھی تبلیغ نہیں چھوڑی۔ ان کی تقریر میں قرآن مجید سن کر حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ کی یاد تازہ ہو جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کی خدمات قبول اور درجات بلند فرمائے (آمین)

قاضی محمد اسرائیل گڑنگی (مدیر مدرسہ انوار مدنیہ، مانسہرہ، سرحد)

شاہ جی علماء کے سرتاج تھے۔ ان کی جدائی اہلِ حق کے لیے بہت بڑا صدمہ ہے۔

پیغامات تعزیت

برکتہ العصر حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ، شیخ الحدیث مولانا سرفراز خان صفدر (گوجرانوالا) مولانا محمد مکی حجازی (مدرس حرم مکہ مکرمہ) مولانا عبدالرشید ارشد (مدیر ماہنامہ "الرشید" لاہور)، مولانا سمیع الحق (اکوڑہ خٹک) مولانا علی شیر حیدری سپاہ صحابہ) میاں محمد شریف (سابق وزیر اعظم کے والد) نیم حمزہ (معطل رکن قومی اسمبلی)، یوسف رضا گیلانی (سابق سپیکر قومی اسمبلی) نوابزادہ منصور احمد خان (سابق صوبائی وزیر پنجاب) مولانا محمد اکرم اعوان (امیر تنظیم الاخوان) پروفیسر قاضی محمد طاہر علی الہاشمی (حویلیاں ہزارہ) مسعود شورش (ایڈیٹر چٹان) کمانڈر اویس خان (حرکتہ المجاہدین آزاد جموں و کشمیر)

پروفیسر ڈاکٹر عاصی کرنالی

کلمات تعزیت

سید عطاء المحسن بخاری دنیا سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ایک اچھا شخص، بہت

اچھا شخص، جو اپنے اوصافِ عالیہ کے سبب مقبولیت اور ہر دل عزیزی کے ارفع مقام پر متمکن تھا۔ ہمارے درمیان سے اٹھ گیا۔ لیکن شاہ صاحب جیسے لوگ مر کر بھی زندہ رہتے ہیں اور ہمارے دلوں میں مستقلاً آباد رہتے ہیں۔

اے ہمنفسانِ محفلِ ما رفتید و لے نہ ز دلِ ما

ایک تو اس پہلو سے دیکھیئے کہ انہیں نسبت کس عظیم و جلیل شخصیت سے تھی اور وہ کس باپ کے بیٹے تھے، دوسرے خود ان کا اپنا وجود محاسن و محامد کے کس سانچے میں ڈھلا ہوا تھا اور باپ کی عظیم تربیت کاہ میں پل بڑھ کر وہ کن افکار و اعمال کا سرچشمہ اور مظہر بن گئے تھے، یہ سارے قدرتی عوامل سید عطاء المحسن بخاریؒ کو ہمارے دین، تہذیب اور ثقافت کی ایک "تاریخی عظمت" کے طور پر زندہ رکھیں گے۔

وہ سراپا ایک فیضان تھے۔ لوگ ان کی بارگاہ میں آتے اور ان کی صحبت میں بہت کچھ استفادہ کرتے تھے۔ ان کے اخلاق سے، ان کے مواعظ سے انکی گفتگو سے حتیٰ کہ ان کی خاموشی سے بہت سی تہذیب و شائستگی اخذ کرتے تھے۔

امیر شریعت کا بیٹا! انہی کی مسندِ ارشاد پر بیٹھ کر لوگوں کو علم و اخلاق اور دین و دانش کی نعمتیں تقسیم کر رہا تھا اور لوگ ان کے وجود میں امیر شریعت کی تجلیات دیکھتے اور ضیاء ریزیوں اور جلوہ پاشیوں سے دامانِ طلب بھرتے تھے ان کے دم سے وہی مسند آباد اور وہی فیضانِ نظر زندہ تھا اور اب جبکہ عطاء المحسن نہ رہے، ایسا لگتا ہے کہ وہ تمام جمالِ نظر افروز پسِ حجاب چلا گیا ہے۔ تاہم یہ مرکز کسی نہ کسی شکل میں آباد رہے گا اور وہ جمال، ظہور کرتا ہی رہے گا!!

ثبت است بر جریدۂ عالم دوامِ ما

مرورِ زمانہ کے چند لمحات میں مجھے یہ سعادت میسر آئی تھی کہ میں نے انہیں فارسی کی تعلیم دی تھی۔ وہ میرے "دبستانِ السنۂ شرقیہ" میں فارسی فاضل کی کلاس کے طالب علم رہے تھے۔ وہ لمحاتِ سعید تو گزر گئے لیکن شاہ جیؒ کے دل میں "عظمتِ استاذ" کا جذبہ ہمیشہ برقرار رہا۔

میں جب ان سے ملنے جاتا تو اس عالمِ زمانہ اور فاضلِ روزگار شخص میں "طالب علمانہ" آداب پیدا ہو جاتے اور وہ نہایت مودبانہ خاموشی کے ساتھ میری گفتگو سنتے رہتے۔ اور میری خام اور ناقص باتوں پر بھی فرماتے، "بجا ارشاد ہوا۔ سچ فرمایا" ۔ یہ کلچر اب کہاں۔ تیزی کے ساتھ اقدار بدل بلکہ بگڑ رہی ہیں، شاہ جیؒ ہماری عمارتِ اقدار کا ایک مضبوط ستون تھے!

اللہ تعالیٰ انہیں روحانی مراتب کی رفعتوں سے نوازے اور ان کے وابستگانِ دامن کو ان کے تابندہ نقوشِ قدم پر زندگی گزارنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

قاری عبدالجلیل (ٹیکسلا) علماء حق کا قافلہ ایک عظیم مجاہد سے محروم ہو گیا

ناموسِ صحابہ کرام (رضی اللہ عنہم) کے دفاع کے لیے حضرت شاہ جی نے زبردست محنت کی۔

تعزیت کے لیے تشریف لانے والے زعماء

جمعیت علمائے اسلام کے امیر مولانا فضل الرحمن، مولانا عبدالمجید ندیم، مولانا مطیع الرحمن درخواستی، مولانا فضل الرحمن درخواستی

جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد، نائب امیر پروفیسر عبدالغفور احمد، لیاقت بلوچ، مولانا عبدالمالک (شیخ الحدیث، منصورہ، لاہور) مولانا گوہر رحمن (شیخ التفسیر، جامعہ اسلامیہ، مردان) **مجلس تحفظ ختم نبوت** کے نائب امیر مولانا محمد یوسف لدھیانوی، ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمن جالندھری مجلس کے مرکزی رہنما صاحبزادہ طارق محمود، مولانا اللہ وسایا۔ مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا بشیر احمد۔

سپاہ صحابہ کے صدر مولانا محمد اعظم طارق، سیکرٹری جنرل ڈاکٹر خادم حسین ڈھلوں صوبائی صدر پنجاب مولانا محمد احمد لدھیانوی، مرکزی نائب صدر خلیفہ عبدالقیوم

علماء مشائخ میں سے علامہ ڈاکٹر خالد محمود (مانچسٹر۔ برطانیہ) مولانا عبدالواحد مہتمم جامعہ حمادیہ کراچی، مفتی عبدالستار، (صدر مفتی جامعہ خیر المدارس ملتان شیخ الحدیث مولانا نذیراحمد جامعہ امدادیہ۔ فیصل آباد) مولانا بشیر احمد الحسینی (شورکوٹ) مولانامہر محمد (میانوالی) مولانا منظور احمد (استاد الحدیث خیر المدارس ملتان) صاحبزادہ عزیزاحمد خلف اکبر حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ، مفتی عبدالقادر (ڈیرہ غازیخان)

مجلس علمائے اہل سنت کے امیر مولانا عبدالغفور حقانی مولانا عبدالرحمن رائے پوری (برادرزادہ حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ) (صاحبزادہ عبدالقادر رائے پوری خلف الرشید حضرت مولانا عبدالعزیز رائے پوری رحمتہ اللہ علیہ)

مسلم لیگ کے رہنما مخدوم جاوید ہاشمی (سابق وفاقی وزیر) حافظ محمد اقبال خان خاکوانی (سابق صوبائی وزیر) مخدوم سید عبداللہ شاہ بخاری (معطل ایم پی اے پنجاب)

پاکستان سرائیکی پارٹی کے صدر بیرسٹر تاج محمد خان لنگاہ

ادباء شعراء میں محمد اظہار الحق (اسلام آباد) سید انیس شاہ جیلانی (صادق آباد) سید سلمان گیلانی (شیخوپورہ)

شذرات تعزیت

روزنامہ ''خبریں'' لاہور

دین اسلام، توحید، عقیدۂ ختم نبوت، عظمت صحابہ اور استحکام پاکستان کے لئے سید عطاء المحسن بخاری کی خدمات آئندہ نسلوں کے لئے نشانِ راہ ثابت ہوں گی۔ ان کی تحریروں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی تڑپ ہر کوئی محسوس کرتا تھا۔ مرحوم اپنی ذات میں انجمن تھے۔ ان کی وفات کے ساتھ، ملتان سے حریت فکر کا ایک دور رخصت ہو گیا۔

روزنامہ ''پاکستان'' لاہور

اپنے عظیم والد کے نقش قدم پر انہوں نے اپنی زندگی تبلیغ و اشاعت دین کے لیے وقف رکھی۔ تحریک ختم نبوت میں قائدانہ کردار ادا کیا اور مجلس احرار اسلام سے وابستہ کارکنوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع رکھا۔

روزنامہ ''چٹان'' لاہور

وہ بہت سی علمی و ادبی اور دینی و روحانی روایات کے امین تھے۔ عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت ان کے رگ و پے میں لہو کی طرح شامل تھی۔ مرحوم نے اپنی ساری زندگی دنیاوی آسائشوں کی خواہش کے بغیر ایک درویشانہ اور قلندرانہ اسلوب کے ساتھ گزاری۔ وہ علم صحافت اور فنِ خطابت کے تیور شناس اور ایک اچھے ادیب و شاعر تھے۔ وہ ملکی سیاست سے عملاً وابستہ نہ ہوئے لیکن قومی اور سیاسی حالات کا گہرا ادراک رکھتے تھے۔ پاکستان اور اسلام کی عظمت و سربلندی کے لیے ان کے خیالات و عقائد کا چراغ، ان کی زندگی کے آخری سانس تک، ان کی روح کے نہاں خانوں میں روشن رہا۔

ماہنامہ ''المحسن'' لاہور

ایک بیباک باپ کے نڈر فرزند تھے۔ وقت کے حکمرانوں کو للکارنا ان کی گھٹی میں پڑا ہوا تھا۔ کوئی کتنا ہی بڑا جابر کیوں نہ ہو، وہ ان کو حق گوئی سے باز نہیں رکھ سکتا تھا۔ ان کی زندگی جہدِ مسلسل سے عبارت تھی۔ ان کا دنیا سے اٹھ جانا علمی دنیا کا ناقابل تلافی نقصان ہے۔

ماہنامہ ''تجلیات حبیب'' چکوال

وہ ایک درویش خدامست تھے۔ انہوں نے ساری زندگی اعلاء کلمۃ اللہ بلند کرتے ہوئے گزاری۔ ان کے انتقال سے اسلامیانِ پاکستان کو عظیم نقصان ہوا ہے۔ جن افراد امت کی انہوں نے نظریاتی تربیت فرمائی ہے۔ اللہ پاک انہیں آپ کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔

ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کراچی

موصوف ظاہری و باطنی علوم کی دولت سے مالامال، جرأت، شجاعت، دلیری، حق گوئی، حاضر جوابی اور خودداری میں اپنی مثال آپ تھے۔

ہفت روزہ ''فاتح'' کراچی

مرحوم بے لوث، عاجز طبیعت کے مالک تھے۔ کبھی دل میں مال و دولت کی حرص نہ آئی۔ کسی سیاست دان، حکمران، وڈیرے، جاگیردار کے کاسہ لیس نہ رہے۔ ہمیشہ سادگی اور قناعت پسندی کا مظاہرہ کیا۔ دنیاوی مال و اسباب پر توجہ نہ دی، آخرت بنانے اور سنوارنے کے لیے وقف رہے۔ انہیں جب اور

بقیہ ص 40 پر